مختصر اصول حدیث

جمع و ترتیب

مجلسِ علمی

مرکز اھل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

زیر نگرانی

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم



زیرانتظام
eMarkaz markaz.edu.pk

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

متعلقاتِ حدیث ---------------------------- 7

پہلا باب: حجیتِ حدیث ------------------------- 8

تمہید:-- 8

حجیت حدیث کے دلائل ---------------------------- 8

مشق نمبر 1 -------------------------------- 14

دوسرا باب: منکرین حدیث کے شبہات کے جوابات -------- 16

مشق نمبر 2 -------------------------------- 27

تیسرا باب: اصطلاحاتِ حدیث --------------------- 29

حدیث کا معنی:---------------------------------- 29

لغوی معنی:------------------------------------ 29

اصطلاحی معنی:---------------------------------- 29

حدیث کی تقسیم ---------------------------- 30

1۔ خبر متواتر ---------------------------- 30

2۔ خبر واحد ---------------------------- 30

پہلی تقسیم: باعتبار منتہیٰ کے ---------------------------- 30

1۔ مرفوع ---------------------------- 30

2۔ موقوف ---------------------------- 30

3۔ مقطوع ---------------------------- 31

دوسری تقسیم: باعتبار عدد رُوَاۃ کے ---------------------------- 31

1۔ مشہور ---------------------------- 31

2۔ عزیز ---------------------------- 31

3۔ غریب ---------------------------- 31

حدیث غریب کی ایک اور تعریف ---------------------------- 31

تیسری تقسیم: باعتبار صفاتِ رُوَاۃ کے ---------------------------- 32

1۔ صحیح لذاتہ ---------------------------- 32

2۔ حسن لذاتہ ---------------------------- 32

3۔ ضعیف ---------------------------- 32

4۔ صحیح لغیرہ ---------------------------- 32

5۔ حسن لغیرہ ---------------------------- 32

6۔ موضوع ---------------------------- 33

7۔ متروک ---------- 33
8۔ شاذ ---------- 33
9۔ محفوظ ---------- 33
10۔ مُنکَر ---------- 33
11۔ مَعْرُوف ---------- 33
12۔ مُعَلَّلْ ---------- 34
13۔ مُضْطَرِبْ ---------- 34
14۔ مَقْلُوب ---------- 34
15۔ مُصَحَّفْ ---------- 34
16۔ مُدْرَجْ ---------- 34
چوتھی تقسیم: باعتبار سقوط وعدم سقوط راوی کے ---------- 35
1۔ مُتَّصِلْ ---------- 35
2۔ مُسْنَدْ ---------- 35
3۔ مُنْقَطِعْ ---------- 35
4۔ مُعَلَّقْ ---------- 35
5۔ مُعْضَلْ ---------- 35
6۔ مُرْسَلْ ---------- 35
7۔ مُدَلَّسْ ---------- 36
پانچویں تقسیم: صِیَغْ کے اعتبار سے ---------- 36
1۔ مُعَنْعَنْ ---------- 36

2۔ مُسَلْسَل ---------------------------- 36

بیان صیغ اداء---------------------------- 36

حَدَّثَنِیْ اور اَخْبَرَنِیْ میں فرق:---------------------------- 37

کتب حدیث کی اقسام ---------------------------- 37

1۔ جامع ---------------------------- 37

2۔ سُنَن ---------------------------- 38

3۔ مُسْنَد ---------------------------- 38

4۔ معجم ---------------------------- 39

5۔ جُزْء ---------------------------- 39

6۔ مُسْتَخْرَج ---------------------------- 40

7۔ مُسْتَدْرَک ---------------------------- 40

8۔ عِلَل ---------------------------- 40

9۔ اَرْبَعین: ---------------------------- 41

10۔ اَطْرَاف: ---------------------------- 41

طبقات کتب حدیث ---------------------------- 42

پہلا طبقہ ---------------------------- 42

دوسرا طبقہ ---------------------------- 42

تیسرا طبقہ ---------------------------- 42

چوتھا طبقہ ---------------------------- 42

پانچواں طبقہ ---------------------------------- 43

القاب محدثین---------------------------- 44

1۔ مسند ---------------------------------- 44

2۔ محدث ---------------------------------- 44

3۔ حافظ ---------------------------------- 44

4۔ حجت ---------------------------------- 44

5۔ حاکم ---------------------------------- 45

6۔ امیر المومنین فی الحدیث ------------------------- 45

فائدہ: ---------------------------------- 45

اصول حدیث کی مشہور اور اہم کتب ----------------- 46

اصول حدیث میں احناف کی تصنیفات ----------------- 47

مشق نمبر 3 ----------------------------- 48

بسم اللہ الرحمن الرحیم

متعلقاتِ حدیث

اس رسالہ میں حدیث کے متعلقات میں سے تین عنوانات پر بحث ہو گی۔

1۔ حجیتِ حدیث

2۔ منکرینِ حدیث کے اعتراضات کے جوابات

3۔ اصطلاحاتِ حدیث

پہلا باب: حجیتِ حدیث

ادلہ شرعیہ میں قرآن کریم کے بعد دوسرا بڑا ماخذ حدیث مبارک ہے، تو اس فصل میں حدیث کی حجیت پر مختصر ادلائل پیش کیے جائیں گے۔

تمہید:

اللہ تعالیٰ نے جب بھی کسی قوم کی ہدایت کے لئے آسمانی کتاب نازل کی ہے تو اسے سمجھانے کے لیے نبی بھی بھیجا ہے، پوری تاریخ انسانی میں ایسا نہیں ہوا کہ کتاب و شریعت تو ملی ہو لیکن نبی نہ آیا ہو تو معلوم ہوا بعثتِ انبیاء کی طرح حدیث بھی قدیم ہے آسمانی کتاب بھی بغیر حدیث کے نہیں ملتی کیونکہ نبی کے بتانے سے آسمانی کتاب کا علم ہو گا اور نبی نے جو بتایا ہے اس بتانے کو حدیث کہتے ہیں۔

حجیت حدیث کے دلائل

دلیل 1:

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ

آل عمران:32

ترجمہ: فرما دیجیے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔ پھر اگر وہ اعراض کریں تو اللہ تعالیٰ کافروں کو قطعاً پسند نہیں کرتا۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَ مَنْ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ

سورۃ النساء80

ترجمہ: جس نے رسول کی اطاعت کی، تویقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ اور جو روگردانی کرے تو ہم نے آپ کو ان پر بطورِ نگہبان تو بھیجا نہیں ہے۔[کہ آپ سے ان کے بارے میں پوچھ گچھ کی جائے۔]

فائدہ:

ان دو آیات اور اسی مضمون سے متعلقہ کئی اور آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واتباع کو بھی لازم قرار دیا گیا ہے اور متعدد آیات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حیثیت کو واضح کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت محض قاصد اور پیغام پہنچانے والے کی طرح نہیں ہے بلکہ آپ کی اطاعت ضروری ہے۔ جس طرح قرآن کریم کے احکامات وارشادات کی اطاعت لازم ہے، اسی طرح نبی اکرمؐ کے ارشادات واعمال اوراحکام وہدایات کی اتباع اور پیروی بھی ضروری ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر ہی کا نام حدیث ہے۔

دلیل 2:

وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ

النحل:44

ترجمہ: یہ کتاب ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اتاری ہے کہ لوگوں کی جانب جو حکم نازل فرمایا گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کھول کھول کر بیان کردیں، شاید کہ وہ غوروفکر کریں۔

فائدہ اس آیت مبارکہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کا اول

مفسر اور شارح فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ذمہ داری سپرد کی گئی ہے کہ آپ لوگوں کے سامنے قرآن کریم کے احکام و مسائل کھول کھول کر بیان فرمائیں۔ ظاہر ہے جو آپ بیان فرماتے ہیں اسی کا نام حدیث ہے۔

دلیل 3:

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

الحشر:7

ترجمہ: تمہیں جو کچھ رسول دیں لے لو اور جس سے روکیں رک جاؤ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کے ماننے کا حکم ہے اور اسی کا نام حدیث ہے۔

دلیل 4:

وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَیْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیْهِ ؕ وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِیْرَةً اِلَّا عَلَی الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (١٤٣) قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ حَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ (١٤٤)

البقرۃ 143،144

اور جس قبلہ پر آپ پہلے تھے ہم نے اسے اسی لیے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں کہ کون رسول کا اتباع کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔ اور بیشک یہ تحویلِ

قبلہ بھاری بات ہے مگر ان لوگوں پر بھاری نہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو ضائع کرنے والا نہیں ہے، بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ بڑا مشفق مہربان ہے۔

ہم آپ کا آسمان کی طرف بار بار چہرہ اٹھانا دیکھ رہے ہیں تو ہم آپ کو ضرور ایسے قبلے کی طرف منہ کرنے کا حکم دیں گے جسے آپ چاہتے ہیں۔ تو آپ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجیے۔ اور اے مسلمانو! تم لوگ جہاں کہیں بھی ہوا کرو، اپنے چہروں کو مسجد حرام کی طرف کرلیا کرو۔ اور یقیناً اہلِ کتاب جانتے ہیں کہ بلاشبہ یہ حکم ان کے رب کی طرف سے بر حق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کاموں سے غافل نہیں جنہیں تم کرتے ہو۔

فائدہ:

ہجرت کے بعد تقریبا 17 ماہ تک قبلہ بیت المقدس تھا۔ اس کے بعد حکم آیا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اس پر سوال ہوا کہ بیت المقدس کو قبلہ بنانے کی حکمت کیا تھی ؟ تو اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں جواب دیا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا {جس قبلہ پر آپ پہلے تھے ہم نے اسے اسی لیے مقرر کیا تھا تاکہ ہم جان لیں} اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کے قبلہ بنانے کی نسبت اپنی طرف فرمائی ہے جب کہ پورے قرآن میں بیت المقدس کی طرف رخ کرنے کا حکم موجود نہیں بلکہ یہ حکم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حکم ایسی وحی پر مبنی تھا جو قرآن کریم نہیں ہے بلکہ حدیث ہے جسے وحی غیر متلو اور حدیث رسول کہتے ہیں۔

دلیل 5:

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۠ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِى الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ

البقرہ:187

تمہارے لیے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا حلال کر دیا گیا ہے، وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ تم اپنے آپ سے خیانت کرتے ہو، پھر اس نے تمہاری توبہ قبول فرمائی اور تمہیں معاف کر دیا۔ تو اب ان سے صحبت کرلیا کرو اور جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے اسے طلب کرو۔ اور کھاتے پیتے رہو جب تک کہ تم پر صبح کی سفید دھاری یعنی فجر، رات کی سیاہ دھاری سے واضح نہ ہو جائے۔ پھر تم رات آنے تک روزے پورے کرو۔ اور جب تم مساجد میں اعتکاف کیے ہوئے ہو تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود ہیں لہٰذا ان کے قریب بھی نہ جانا، اللہ تعالیٰ اسی طرح لوگوں کے لیے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار بنیں۔

فائدہ:

حضرت ابن عباس اور براء بن عاذب رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ

ابتدائے اسلام میں روزہ کی یہ صورت تھی کہ رات کو سونے کے بعد کھانے پینے اور بیوی سے ہمبستری کی اجازت نہ تھی چند مسلمانوں سے خلاف ورزی ہوگئی قرآن نے ان لوگوں کو تنبیہ بھی فرمائی اور آئندہ کے لیے حکم منسوخ فرمادیا۔

اسباب نزول القرآن علامہ واحدی تحت ھذہ الآیۃ۔

فائدہ:

فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ یہ الفاظ بتارہے ہیں کہ مباشرت کی اجازت ابھی دی گئی ہے پہلے ممانعت تھی۔ لیکن اس ممانعت کا ذکر پورے قرآن کریم میں کہیں بھی مذکور نہیں ہے بلکہ یہ پابندی کسی ایسی شخصیت کی طرف سے تھی جو واجب الاطاعت ہو اور مسلمانوں پر اس کے قول کی پابندی لازمی ہو وگرنہ اس کی مخالفت پر عتاب نہ ہوتا اور اس کو خیانت سے تعبیر نہ کیا جاتا اور قرآن کریم صرف اس پابندی کی تائید ہی نہیں کرتا بلکہ اس پابندی کو ایسے طریقے پر بیان کیا گویا پابندی خود قرآن نے ہی لگائی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم اپنی طرف سے نہیں دیا تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کے ایسے حکم سے دیا جو قرآن کریم میں مذکور نہیں اس کا دوسرا نام وحی غیر متلو اور حدیث رسول ہے۔

مشق نمبر 1

خالی جگہ پر کریں:

1۔ادلہ شرعیہ میں قرآن کریم کے بعد دوسرا بڑا ماخذ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

2۔ اللہ تعالیٰ نے جب آسمانی کتاب نازل کی ہے تو اسے سمجھانے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔بھیجا ہے۔

3۔جس نے رسول کی اطاعت کی تو یقیناً اس نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی اطاعت کی۔

4۔رسول جو کچھ تمہیں دیں لے لو اور جس سے روکیں۔۔۔۔۔۔جاؤ۔

5۔روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔کر دیا گیا ہے۔

درست جواب کی نشاندہی کریں۔

1۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر کو کیا کہتے ہیں؟

قرآن حدیث فقہ

2۔ہجرت کے کتنے ماہ بعد تک بیت المقدس قبلہ تھا؟

15ماہ 17ماہ 20ماہ

3۔وحی غیر متلو کسے کہتے ہیں؟

قرآن کریم حدیث مبارک دونوں

4۔قرآن کریم میں بیت المقدس کی طرف رخ کرنے کا حکم؟

موجود ہے موجود نہیں ہے

5۔اسباب نزول القرآن کے مصنف ہیں؟

علامہ واحدی علامہ سیوطی علامہ عینی

مختصر جواب لکھیں:

1۔ حدیث کے حجت ہونے پر کوئی ایک آیت لکھیں۔

2۔ ابتدائے اسلام میں روزہ کی صورت کیا ہوتی تھی؟

3۔ حدیث کے حجت ہونے پر کسی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

4۔ **وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَا** یہ آیت حدیث کی حجیت کی دلیل کیسے بنتی ہے وضاحت کریں۔

5۔ **فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ** یہ آیت حجیتِ حدیث کی دلیل کیسے بنتی ہے وضاحت کریں۔

دوسرا باب: منکرین حدیث کے شبہات کے جوابات

اس باب میں ہم مستشرقین اور منکرین حدیث کے چند شبہات اور ان کے جوابات ذکر کریں گے۔

شبہ نمبر 1:

قرآن کریم کی وہ آیات جن میں یہ مضمون ہے کہ رسول کے ذمہ صرف پہنچانا ہے مثلاً ما علی الرسول الا البلاغ وغیرہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پہنچادیا اب حدیث حجت نہیں ہے گویا نبی قاصد کی طرح ہوتا ہے اور قاصد کی تعلیمات کو ماننا ضروری نہیں۔

جواب:

امت دو طرح کی ہے، امت دعوت اور امت اجابت

امت دعوت سے مراد کفار ہیں جنہیں دعوت تو پہنچی ہے لیکن انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا اور امت اجابت سے مراد مسلمان ہیں جنہوں نے آپ علیہ السلام کی دعوت کو قبول کیا ہے۔ تو اس آیت مبارکہ میں یہ خطاب امت دعوت کو ہے نہ کہ امت اجابت کو۔ کفار کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف مبلغ ہیں جبکہ ایمان والوں کے لئے مبلغ کے ساتھ ساتھ معلم بھی ہیں جس پر کئی دلائل شروع میں حجیت حدیث کے باب کے تحت گذر چکے ہیں۔

شبہ نمبر 2:

تِبۡيَانًا لِّكُلِّ شَيۡءٍ   النحل: 89

تَفۡصِيۡلًا لِّكُلِّ شَيۡءٍ   الانعام: 154

قرآن کریم میں موجود اس طرح کی وہ تمام آیات جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ قرآن کامل مکمل اور جامع کتاب ہے جب قرآن کریم میں ہر بات کی وضاحت موجود ہے تو حدیث کی کیا ضرورت ہے؟

جواب:

اگر قرآن کے کامل مکمل اور جامع ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اس میں تمام جزئیات ہیں تو پھر نماز کے اوقات، رکعات اور ادائیگی کا مکمل طریقہ کس آیت میں ہے؟ زکوۃ کا مکمل نصاب کس آیت میں ہے؟ روزہ جن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے وہ کس آیت میں ہے؟ تو معلوم ہوا کہ تفصیل موجود نہیں ہے بلکہ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ قرآن کریم میں ایسے اصول بیان فرمادیے جس میں تمام انسانی ضرورتوں کا حل ملتا ہے۔ لاتعداد جزئیات کے احکام اصول وضوابط کی صورت میں موجود ہیں چنانچہ قرآن نے اپنے احکامات کے ساتھ ساتھ ایک شخصیت کا تعارف بھی کروایا اور اس کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت کے ساتھ ذکر فرمایا اس کی زندگی کو اسوہ حسنہ فرمایا یہ ایسا اصول ہے جس سے ہزاروں جزئیات کا حل ملتا ہے، اس لیے تو فرمایا

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

الحشر:7

ترجمہ: تمہیں جو کچھ رسول دیں لے لو اور جس سے روکیں رک جاؤ۔

دوسرے مقام پر فرمان باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ؕ

الاحزاب 21

ترجمہ: یہ ایک حقیقت ہے کہ رسول اللہ کی ذات تمہارے لیے ایک بہترین نمونہ

ہے ہر اس شخص کے لیے جو اللہ سے اور یوم آخرت سے امید رکھتا ہو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔

شبہ نمبر 3:

قرآن کریم میں ہے:

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

القمر:40

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان بنا دیا ہے۔ اب کیا کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے؟

جب قرآن کریم کا سمجھنا آسان کر دیا گیا ہے تو پھر سمجھنے کے لیے حدیث کی کیا ضرورت ہے؟

جواب:

عموما قرآن کریم کے موضوعات دو طرح کے ہیں:

(1) وعظ و نصیحت، فکر آخرت، رجوع الی اللہ، انسان پر احسانات، گزشتہ امتوں کے واقعات، تخلیق کائنات اور جنت کی نعمتیں جہنم کا عذاب وغیرہ

(2) احکام و شرائع وغیرہ

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ والی آیت پہلی قسم کے موضوعات کے لیے ہے اس پر قرینہ لِلذِّكْرِ ہے کیونکہ اگر احکام کا استنباط آسان ہوتا تو لِلذِّكْرِ کی قید نہ ہوتی۔ نیز فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ فرمایا ہے۔ فَهَلْ مِنْ مُسْتَنْبِطٍ نہیں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ يَسَّرْنَا کا تعلق پہلی قسم کے موضوع سے ہے اور عقل بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ اگر پورا قرآن مجید آسان ہوتا تو پھر نبی بھیجنے کی ضرورت پیش

نہ آتی، ہر آدمی خود قرآن کریم کو سمجھ رہا ہوتا۔

شبہ نمبر 4:

احادیث آپس میں متعارض و متضاد ہیں اس لیے حدیث حجت نہیں ہو سکتی۔

جواب:

اگر منکرینِ حدیث کا یہ اصول مان لیا جائے کہ جس چیز میں تعارض ہو اسے چھوڑ دینا چاہیے، تو اس اصول کی رو سے قرآن کریم کو بھی چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ قرآن کریم کی بہت ساری آیات بظاہر متضاد نظر آتی ہیں۔ ذیل میں چند آیات ذکر کی جاتی ہیں

1۔ رَبُّ الْمَشْرِقِ۔ رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ۔ رَبُّ الْمَشَارِقِ۔

2۔ اسی طرح قیامت کے دن کے بارے میں کہ وہ کتنا طویل دن ہو گا۔ ایک آیت میں فرمایا گیا ہے

كَانَ مِقْدَارُهٗ اَلْفَ سَنَةٍ

السجدہ 5

ترجمہ اس دن کی مقدار ہزار سالوں کے برابر ہو گی۔

دوسری آیت میں ہے

كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ

المعارج 4

ترجمہ اس دن کی مقدار پچاس ہزار سالوں کے برابر ہو گی۔

3۔ قرآن کریم میں وصیت کے بارے میں ہے

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۖ ۨ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ البقرۃ 180

ترجمہ   تم پر فرض کیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آ پہنچے اور وہ مال چھوڑ کر جا رہا ہو تو اپنے والدین اور قرابت داروں کے لیے دستور کے موافق وصیت کرے۔ یہ حکم ان لوگوں پر لازم ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ قریبی رشتہ داروں کے لیے وصیت فرض ہے جب کہ دوسری آیت میں ہے

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ

ترجمہ   اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے بارے میں تمہیں ہدایت دیتا ہے کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے شریعت کی جانب سے قریبی رشتہ داروں کا حق مقرر ہے نہ کہ وصیت ضروری ہے۔

ظاہر ہے ان سب آیات کی تفسیر میں آپ یہی کہو گے کہ قرآن کریم کی ان آیات میں تطبیق پیش کی جائے گی ہے اور اگر تطبیق ممکن نہ ہو تو تاریخ کے تقدم و تاخر کی وجہ سے مقدم کو منسوخ اور مؤخر کو ناسخ قرار دیا جائے گا۔ اسی طرح احادیث متعارضہ میں بھی محدثین کرام اولا تطبیق کی کوشش کرتے ہیں اگر یہ نہ ہو سکے تو تاریخ کے تقدم و تاخر کی وجہ سے پہلی روایت کو ناسخ اور دوسری کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔ یا راویوں کی ثقاہت و عدالت کے فرق کی وجہ سے، یا معمول و متروک کی بنیاد پہ بعض احادیث کو بعض احادیث پر ترجیح دی جائے گی۔

شبہ نمبر 5:

کتب احادیث میں موضوع روایات بھی ہیں اور یہ غیر موضوع احادیث کے ساتھ یوں مل چکی ہیں کہ ان کی پہچان مشکل ہے۔

جواب:

بعض لوگوں نے دین اسلام کو مجروح کرنے کے لیے وضع حدیث کی ناپاک جسارت کی ہے، مگر محدثین کرام رحمہم اللہ نے حدیث کی قبولیت کے لیے شرائط مقرر کی ہیں تاکہ مقبول اور غیر مقبول میں فرق ہو سکے۔ اسی طرح حدیث کی سند کو پرکھنے کے لیے علم اسماء الرجال کا عظیم کارنامہ سرانجام دیا جو بہت بڑا کام ہے اور یہ علم اس امت کی خصوصیت بھی ہے جس کی مدد سے راویوں کو پرکھا جاتا ہے، صحیح و موضوع روایات کی پہچان ہوتی ہے۔ اس عنوان پہ مستقل کتابیں تحریر کی ہیں۔

شبہ نمبر 6:

اگر حدیث حجت ہوتی تو قرآن کریم کی کتابت کی طرح اس کے بھی لکھوانے کا اہتمام کیا جاتا جبکہ واقعہ یہ ہے کہ حدیث لکھنے سے خود آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے منع فرمادیا تھا جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَكْتُبُوا عَنِّي، وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُه، وَحَدِّثُوا عَنِّي، وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ - قَالَ هَمَّامٌ: أَحْسِبُهُ قَالَ - مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

صحیح مسلم: رقم الحدیث 3004

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کے علاوہ مجھ سے سن کر کوئی اور چیز نہ لکھو۔ جس آدمی نے قرآن کے علاوہ مجھ سے سن کر کوئی چیز لکھی ہو تو وہ اسے چاہیے کہ وہ مٹا دے۔ مجھ سے بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی ہمام رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے گمان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جو آدمی جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔

جواب نمبر 1:

جب منکرینِ حدیث کے بقول احادیث حجت نہیں ہیں تو عدم حجت پہ یہ حدیث دلیل کیسے بن سکتی ہے؟ حدیث کو مانتے بھی نہیں ہیں اور دلیل بھی حدیث پیش کرتے ہیں۔

جواب 2:

حدیث اسی جملہ پر ختم نہیں ہوتی بلکہ آگے جملہ بھی ہے، وہ یہ ہے **وَحَدِّثُوا عَنِّي، وَلَا حَرَجَ** اگر حدیث حجت نہ ہوتی تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے بیان کرنے کی اجازت بھی نہ دیتے۔

جواب 3:

شروع اسلام میں کتابتِ حدیث سے منع فرمایا تھا، وہ ممانعت چند وجوہ کی بنیاد پر تھی:

1۔ قرآن کریم کا نزول ہو رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابتِ حدیث سے اس لیے منع فرما دیا تھا تاکہ حدیث قرآن مجید کے ساتھ خلط نہ ہو جائے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید کی لفظی حفاظت کا اطمینان ہو گیا تو آپ نے کتابتِ حدیث کی اجازت مرحمت فرما دی۔ چنانچہ علامہ محی الدین ابو زکریا یحیٰی بن شرف النووی رحمہ اللہ (ت 676ھ) لکھتے ہیں:

كَانَ النَّهْيُ حِيْنَ خِيْفَ اِخْتِلَاطُهُ بِالْقُرْآنِ فَلَمَّا أَمِنَ ذٰلِكَ أَذِنَ فِي الْكِتَابَةِ

شرح مسلم للنووی: ج2 ص415

ترجمہ: کتابتِ حدیث سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے منع فرما دیا تھا تاکہ

حدیث قرآن مجید کے ساتھ خلط نہ ہو جائے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید کی لفظی حفاظت کا اطمینان ہو گیا تو آپ نے کتابتِ حدیث کی اجازت فرمادی تھی۔

2۔ حدیث کی کتابت کی ممانعت کا تعلق اس صورت کے ساتھ ہے کہ جب ایک ہی جگہ قرآن مجید اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا جائے۔ اس لیے کہ ابتداء زمانہ میں جب وحی نازل ہوتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آیات قرآنیہ سناتے اور ان کی کتابت کراتے تھے۔ تلاوت میں کہیں کہیں ان آیات کی تشریح بھی فرماتے تھے۔ اس تشریح کی حیثیت حدیثِ نبوی علیہ السلام کی ہوتی تھی، اس لیے آپ علیہ السلام نے حدیث کی کتابت سے منع فرما دیا تاکہ پڑھنے والا ایک ہی صحیفہ میں ہونے کی وجہ سے التباس کا شکار نہ ہو۔ علامہ ابوزکریا یحیٰ بن شرف نووی رحمہ اللہ (م676ھ) لکھتے ہیں:

اِنَّمَا نَهٰى عَنْ كِتَابَةِ الْحَدِيْثِ مَعَ الْقُرْآنِ فِيْ صَحِيْفَةٍ وَاحِدَةٍ لِئَلَّا يَخْتَلِطَ فَيَشْتَبِهُ عَلَى الْقَارِىءِ فِيْ صَحِيْفَةٍ وَاحِدَةٍ

شرح مسلم للنووی: ج2 ص415 کتاب الزھد والرقائق

ترجمہ: حدیث مبارک کو قرآن مجید کے ساتھ ایک ہی صحیفہ میں لکھنے سے منع فرمایا تاکہ پڑھنے والے کو ایک ہی صحیفہ میں لکھے جانے کی وجہ سے قرآن و حدیث میں اشتباہ لازم نہ آئے۔

جواب 4:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث کی کتابت کی اجازت بھی مرحمت فرمادی تھی اور آپ کے زمانے ہی میں حدیث لکھی جاتی تھی جیسا کہ اس پر کئی روایات موجود ہیں۔ ذیل میں چند روایات پیش کی جاتی ہیں۔

1۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْدُ حِفْظَهُ فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ وَقَالُوْا أَتَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْمَأَ بِإِصْبَعِهٖ إِلٰى فِيْهِ فَقَالَ: "اُكْتُبْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ".

سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 3646

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بات سنتا تھا اس کو لکھ لیا کرتا تھا تاکہ اسے محفوظ کروں۔ قریش نے مجھے اس بات سے روکا اور کہنے لگے کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہر بات لکھ لیتے ہیں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو انسان ہیں، خوشی اور غمی میں کلام کرتے ہیں۔ تو میں نے لکھنا چھوڑ دیا۔ میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی تو آپ علیہ السلام نے اپنی انگلی کا اشارہ اپنے منہ کی طرف کرتے ہوئے فرمایا: تم لکھا کرو! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس منہ سے سوائے حق کے کچھ نہیں نکلتا۔

3۔ أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَخِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ.

صحیح البخاری: رقم الحدیث 113

ترجمہ: مجھے وہب بن منبہ نے اپنے بھائی کے واسطے سے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

صحابہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے علاوہ کوئی اور صحابی رضی اللہ عنہ مجھ سے زیادہ حدیثیں بیان نہیں کرتا تھا اس لیے کہ وہ لکھتے تھے اور میں نہیں لکھ سکتا تھا۔

3۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ قَتَلَتْ خُزَاعَةُ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: إِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا يُودَى وَإِمَّا يُقَادُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ: أَبُو شَاهٍ، فَقَالَ: اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّمَا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ.

صحیح البخاری رقم الحدیث 6880

ترجمہ: ہمیں حضرت ابو سلمہ رحمہ اللہ نے بیان کیا اور انہیں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقع پر قبیلہ خزاعہ نے قبیلہ بنو لیث کے ایک شخص کو اپنے جاہلیت کے مقتول کے بدلہ میں قتل کر دیا تھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے ہاتھیوں کے لشکر کو روک دیا تھا اور اس نے اپنے رسول اور ایمان والوں کو ان پر غالب کرا دیا تھا۔ سن لو یہ (حرمِ مکہ) مجھ سے پہلے اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لیے حلال ہو گا اور میرے لیے بھی دن کو صرف ایک گھڑی کے لیے اس کی حرمت اٹھا دی گئی ہے۔ اب اس وقت سے اس کی حرمت قائم ہو گئی۔ لہذا نہ تو اس کا کانٹا اکھاڑا جائے، نہ ہی اس کا درخت کاٹا جائے اور کوئی بھی

یہاں کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائے سوائے اس آدمی کے جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور جس کا کوئی رشتہ دار قتل کر دیا جائے تو اسے دو باتوں میں اختیار ہے یا اسے اس کا خون بہا دیا جائے یا قصاص دیا جائے۔ یہ خطبہ سن کر ابو شاہ یمنی کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اس خطبہ کو میرے لیے لکھوا دیجئیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خطبہ ابوشاہ کے لیے لکھ دو۔ اس کے بعد قریش کے ایک آدمی کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ اذخر گھاس کی اجازت مرحمت فرمایئے اس لیے اسے ہم اپنے گھروں میں اور اپنی قبروں میں بچھاتے ہیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذخر گھاس کاٹنے کی اجازت دے دی۔

جواب 5

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں مختلف احادیث کے صحائف لکھے گئے، جن میں چند کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ صحیفہِ عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ

2۔ الصحیفۃ الصادقہ

3۔ کتاب الصدقہ

4۔ صحیفہِ علی رضی اللہ عنہ

مشق نمبر 2

خالی جگہ پر کریں:

1۔ شروع اسلام میں حدیث کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے منع فرمایا تھا۔

2۔ حدیث مبارک کو قرآن مجید کے ساتھ ایک ہی صحیفہ میں لکھنے سے منع فرمایا تھا تاکہ قرآن وحدیث میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لازم نہ آئے۔

3۔ جو آدمی جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں بنائے۔

4۔ امت اجابت سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ علیہ السلام کی دعوت کو۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

5۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لکھا کرو! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس منہ سے سوائے۔۔۔۔۔۔۔۔کے کچھ نہیں نکلتا۔

درست جواب کی نشاندہی کریں۔

1۔ محدثین کرام نے حدیث کی سند کے راویوں کو پرکھنے کے لیے کون سا علم مدون کیا ہے؟

علم اسماء الرجال　　　علم اصول فقہ　　　علم بلاغت

2۔ کون سے صحابی احادیث زیادہ لکھتے تھے اور حضرت ابو ھریرہ نہیں لکھتے تھے۔

حضرت انس　　　حضرت عبد اللہ بن عمرو　　　حضرت معاذ بن جبل

3۔ فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس صحابی کے لیے احادیث لکھنے کا حکم فرمایا تھا؟

ابو شاہ یمنی　　　سلمان فارسی　　　ابو ذر غفاری

4۔ اگر احادیث متعارضہ میں تطبیق ممکن نہ ہو تو تاریخ کے تقدم و تاخر کی وجہ سے مقدم کو منسوخ اور مؤخر کو۔۔۔۔ قرار دیا جائے گا۔

ناسخ　　　متروک　　　ضعیف

5۔ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ آیت کا تعلق کون سے موضوعات سے ہے؟

وعظ و نصیحت　　　احکام و شرائع　　　دونوں

مختصر جواب لکھیں:

1۔ شروع اسلام میں کتابتِ حدیث سے کیوں منع فرمایا گیا تھا؟

2۔ تَفْصِيْلاً لِّكُلِّ شَيْءٍ اس آیت سے منکرین حدیث انکار حجیت حدیث پر استدلال کرتے ہیں، اس کی وضاحت کریں۔

3۔ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اس آیت سے منکرین حدیث انکار حجیت حدیث پر استدل کرتے ہیں، اس کی وضاحت کریں۔

4۔ عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں احادیث کو لکھا جاتا تھا اس پر دلیل پیش کریں۔

5۔ مستشرقین کہتے ہیں کہ احادیث آپس میں متعارض و متضاد ہیں اس لیے حدیث حجت نہیں ہو سکتی، تو آپ اس اعتراض کا کیسے جواب دیں گے؟

تیسرا باب: اصطلاحاتِ حدیث

حدیث کا معنیٰ:

لغوی معنیٰ:

حدیث کا لغوی معنیٰ "جدید" اور "نیا" ہے۔اس لفظ کے مقابل لفظ "قدیم" استعمال ہوتا ہے۔

اصطلاحی معنیٰ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اور تابعین رحمھم اللہ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔

فائدہ نمبر 1:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کو "قول، عمل مبارک کو "فعل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی صحابی عمل کرتا اور آپ اس پر خاموش رہتے تو اس کو "تقریر کہا جاتا ہے۔ صحابی یا تابعی کے قول، فعل اور تقریر کا معنیٰ بھی ایسے ہی ہے۔

فائدہ نمبر 2:

لفظ "حدیث" کے ساتھ دیگر الفاظ مثلاً "خبر" اور "اثر" بھی استعمال ہوتے رہے ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک یہ الفاظ مترادف ہیں، تاہم بعض حضرات نے ان میں کچھ فرق بھی کیا ہے۔

حدیث کی تقسیم

بنیادی طور پر حدیث کی دو قسمیں ہیں:

1) خبر متواتر 2) خبر واحد

1۔ خبر متواتر

وہ حدیث ہے جس کے روایت کرنے والے ہر زمانے میں اس قدر کثیر ہوں کہ ان سب کے جھوٹ پر اتفاق کر لینے کو عقل سلیم محال سمجھے۔

2۔ خبر واحد

خبرِ واحد وہ حدیث ہے جس کے راوی اس قدر کثیر نہ ہوں۔

خبرِ واحد کو مختلف اعتبار سے مختلف قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلی تقسیم: باعتبار منتہیٰ کے

خبر کا اختتام جس شخصیت پہ ہوتا ہے، عام ہے کہ وہ نبی ہو یا صحابی ہو یا تابعی ہو اسے منتہی کہتے ہیں۔

باعتبار منتہی کے خبرِ واحد کی تین قسمیں ہیں:

1) مرفوع 2) موقوف 3) مقطوع

1۔ مرفوع

وہ حدیث جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل یا تقریر کا ذکر ہو۔

2۔ موقوف

وہ حدیث جس میں صحابی رضی اللہ عنہ کے قول، فعل یا تقریر کا ذکر ہو۔

3۔ مقطوع

وہ حدیث جس میں تابعی رحمہ اللہ کے قول، فعل یا تقریر کا ذکر ہو۔

دوسری تقسیم: باعتبار عدد رُوَاۃ کے

عدد رُوَاۃ کے اعتبار سے خبر واحد کی تین قسمیں ہیں:

"رُوَاۃ" راوی کی جمع ہے، اس سے مراد وہ شخص ہے جو حدیث کو ایک آدمی سے دوسرے آدمی کی طرف پہنچاتا ہے۔

1) مشہور 2) عزیز 3) غریب

1۔ مشہور

وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر زمانہ میں تین سے کم کہیں نہ ہوں۔ اس کو "مستفیض" بھی کہتے ہیں۔

2۔ عزیز

وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر زمانہ میں دو سے کم کہیں نہ ہوں۔

3۔ غریب

وہ حدیث ہے جس کا راوی کہیں نہ کہیں ایک ہو۔ اس کو "فرد" بھی کہتے ہیں۔

حدیث غریب کی ایک اور تعریف

"جس حدیث میں ایسے مغلق اور پیچیدہ الفاظ استعمال کئے گئے ہوں جن کا معنیٰ عام فہم نہ ہو"۔

تیسری تقسیم: باعتبار صفاتِ رُوَاۃ کے

صفاتِ رُوَاۃ کے اعتبار سے خبر واحد کی سولہ قسمیں ہیں:

1) صحیح لذاتہ	2) حسن لذاتہ	3) ضعیف	4) صحیح لغیرہ
5) حسن لغیرہ	6) موضوع	7) مَتروک	8) شاذ
9) محفوظ	10) مُنکَر	11) مَعرُوف	12) مُعَلَّلْ
13) مُضْطَرِبْ	14) مَقلُوبْ	15) مُصَحَّفْ	16) مُدرَجْ

1۔ صحیح لذاتہ

وہ حدیث ہے جس کے سارے راوی عادل، کامل الضبط ہوں اور اس کی سند متصل ہو، معلل وشاذ ہونے سے محفوظ ہو۔

2۔ حسن لذاتہ

وہ حدیث ہے جس کے راوی میں صرف ضبط ناقص ہو، باقی ساری شرائط صحیح لذاتہ کی موجود ہوں۔

3۔ ضعیف

وہ حدیث ہے جس میں حدیث صحیح اور حسن کے شرائط نہ پائے جائیں۔

4۔ صحیح لغیرہ

اس حدیث حسن لذاتہ کو کہا جاتا ہے جس کی سندیں متعدد ہوں۔

5۔ حسن لغیرہ

اس حدیث ضعیف کو کہا جاتا ہے جس کی سندیں متعدد ہوں۔

6۔ موضوع

وہ حدیث ہے جس کے راوی پر حدیث نبوی میں جھوٹ بولنے کا طعن موجود ہو یا جو کسی نے خود بنا کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف منسوب کر دی ہو۔

7۔ متروک

وہ حدیث جس کے راوی پہ جھوٹا ہونے کی تہمت ہو یا وہ روایت قواعد معلومہ فی الدین کے مخالف ہو۔

8۔ شاذ

وہ حدیث ہے جس کا راوی خود ثقہ ہو مگر ایک ایسی جماعت ثقہ کی مخالفت کرتا ہو جو اس سے زیادہ ثقہ ہیں۔

9۔ محفوظ

ہ حدیث ہے جو شاذ کے مقابل ہو۔

10۔ مُنۡکَرۡ

وہ حدیث ہے جس کا راوی ضعیف ہونے کے باوجود جماعت ثقات کے مخالف روایت کرے۔

11۔ مَعۡرُوف

وہ حدیث ہے جو منکر کے مقابل ہو۔

12۔ مُعَلَّلُ

وہ حدیث ہے جس میں کوئی ایسی علت خفیہ ہو جو صحت حدیث میں نقصان دیتی ہے۔ اس کو معلوم کرنا ماہر فن ہی کا کام ہے ہر شخص کا کام نہیں۔

13۔ مُضْطَرِبْ

وہ حدیث ہے جس کی سند یا متن میں ایسا اختلاف واقع ہو کہ اس میں ترجیح یا تطبیق نہ ہو سکے۔

14۔ مَقْلُوب

وہ حدیث ہے جس میں بھول سے سند یا متن میں تقدیم یا تاخیر واقع ہو گئی ہو، یعنی لفظ مقدم کو مؤخر یا مؤخر کو مقدم کر دیا گیا ہو یا بھول کر ایک راوی کی جگہ دوسرا راوی رکھا گیا ہو۔

15۔ مُصَحَّفْ

وہ حدیث ہے جس میں صورت خطی باقی رہنے کے باوجود نقطوں، حرکتوں اور سکونوں کے تغیر کی وجہ سے تلفظ میں غلطی واقع ہو جائے۔

16۔ مُدْرَجْ

وہ حدیث ہے جس میں کسی جگہ راوی اپنا کلام داخل کر دے اور یہ گمان ہو کہ یہ کلام حدیث ہی ہے۔

چوتھی تقسیم: باعتبار سقوط وعدم سقوط راوی کے

اس اعتبار سے خبرِ واحد کی سات اقسام ہیں:

1) مُتَّصِلُ 2) مُسْنَدُ 3) مُنْقَطِعُ 4) مُعَلَّقُ

5) مُعْضَلُ 6) مُرْسَلُ 7) مُدَلَّسُ

1۔ مُتَّصِلُ

وہ حدیث ہے جس میں راوی پورے مذکور ہوں۔

2۔ مُسْنَدُ

وہ حدیث ہے کہ جس کی سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو۔

3۔ مُنْقَطِعُ

وہ حدیث ہے جس کی سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل نہ ہو بلکہ کہیں نہ کہیں سے راوی گرا ہوا ہو۔

4۔ مُعَلَّقُ

وہ حدیث ہے جس کی سند کے شروع میں سے ایک یا کثیر راوی گرے ہوئے ہوں۔

5۔ مُعْضَلُ

وہ حدیث ہے جس کی سند کے درمیان میں سے کوئی راوی گرا ہوا ہو یا اس کی سند میں ایک سے زائد راوی پے درپے گرے ہوئے ہوں۔

6۔ مُرْسَلُ

وہ حدیث ہے جس کی سند کے آخر میں سے کوئی راوی گرا ہوا ہو۔

7۔ مُدَلَّس

وہ حدیث ہے جس کے راوی کی یہ عادت ہو کہ وہ اپنے شیخ یا شیخ کے شیخ کا نام چھپالیتا ہو۔

پانچویں تقسیم: صِیَغ کے اعتبار سے

فائدہ: "صِیَغ" صِیغَۃ کی جمع ہے، مراد اس سے وہ الفاظ ہیں جن سے احادیث کو روایت کیا جاتا ہے۔

خبر واحد صِیَغ کے اعتبار سے دو قسم پر ہے: مُعَنْعَن اور مُسَلْسَل

1۔ مُعَنْعَن

وہ حدیث ہے جس کی سند میں لفظ عَنْ ہو۔

2۔ مُسَلْسَل

وہ حدیث ہے جس میں صیغ اداء یا راویوں کی صفات یا حالات ایک ہی طرح کے ہوں۔

بیان صیغ اداء

محدثین حدیث کو ادا کرتے وقت مندرجہ ذیل الفاظ اکثر استعمال کیا کرتے ہیں:

1. حَدَّثَنِیْ　2. اَخْبَرَنِیْ　3. اَنْبَانِیْ
4. حَدَّثَنَا　5. اَخْبَرَنَا　6. اَنْبَانَا
7. قَرَاْتُ　8. قَالَ لِیْ فُلَانٌ　9. ذَکَرَ لِیْ فُلَانٌ

10. رَوٰی لِی فُلَانٌ 11. کَتَبَ اِلَیَّ فُلَانٌ 12. عَنْ فُلَانٌ

13. قَالَ فُلَانٌ 14. ذَکَرَ فُلَانٌ 15. رَوٰی فُلَانٌ

16. کَتَبَ فُلَانٌ

حَدَّثَنِیْ اور اَخْبَرَنِیْ میں فرق:

متقدمین کے نزدیک یہ دونوں لفظ مترادف ہیں اور متاخرین کے نزدیک یہ فرق ہے کہ اگر استاد پڑھے اور شاگرد سنتے رہیں تو شاگرد کے تنہا ہونے کی صورت میں حدثنی اور زیادہ ہونے کی صورت میں حدثنا کہا جاتا ہے اور شاگرد پڑھے استاد سنتا رہے تو شاگرد کے اکیلا ہونے کی صورت میں اخبرنی کہا جاتا ہے اور زیادہ ہونے کی صورت میں اَخبرنا کہا جاتا ہے۔

کتب حدیث کی اقسام

کتب حدیث کی مشہور دس اقسام ہیں:

1۔ جامع 2۔ سُنَنْ 3۔ مُسْنَدْ 4۔ مُعْجَمْ

5۔ جُزْء 6۔ مُسْتَخْرَجْ 7۔ مُسْتَدْرَکْ 8۔ عِلَلْ

9۔ اَرْبَعِین 10۔ اَطْراف

1۔ جامع

جامع حدیث کی اس کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں ہر موضوع سے متعلق حدیثیں موجود ہوں مثلاً: ایمان، عقائد، احکام، آداب، تفسیر، شمائل، تاریخ، سیر، مغازی، مناقب، زہد و سلوک اور رقاق وغیرہ۔

فائدہ: صحاح ستہ میں حدیث کی صرف دو کتابوں صحیح بخاری اور ترمذی کو جامع کہا جاتا ہے۔ البتہ ان کے علاوہ علامہ ابن اثیر جزری رحمہ اللہ کی جامع الاصول، علامہ ہیثمی

رحمہ اللہ کی مجمع الزوائد، حافظ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی جمع الجوامع اور علامہ علی متقی حنفی رحمہ اللہ کی کنز العمال وغیرہ کتابیں بھی جامع میں داخل ہیں۔

2۔ سُنَنْ

سُنَن سنت کی جمع ہے، محدثین کی اصطلاح میں سنن حدیث کی ان کتابوں کو کہا جاتا ہے جن کی جمع وترتیب فقہی ابواب کے طرز پر ہو۔

فائدہ: صحاح ستہ کی چار کتابیں ترمذی، ابوداود، نسائی اور ابن ماجہ سنن میں داخل ہیں، صحاح ستہ کے علاوہ مندرجہ ذیل کتابیں بھی سنن میں شامل ہیں: امام ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی رحمہ اللہ کی "سنن دارمی"، امام دارقطنی رحمہ اللہ کی "سنن دارقطنی" اور امام بیہقی رحمہ اللہ کی "سنن بیہقی" وغیرہ۔

3۔ مُسْنَدْ

اس حدیث کے مجموعے کو کہا جاتا ہے جس میں ہر صحابی کی تمام روایات کو چاہے وہ کسی بھی موضوع سے متعلق ہوں ایک جگہ جمع کر دی گئی ہوں۔

فائدہ نمبر 1: عموماً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی ترتیب تین لحاظ سے ہو گی:

1) حروف تہجی کے اعتبار سے: مثلاً جن صحابہ کرام کا نام "ا" سے شروع ہوتا ہو، ان تمام کی احادیث ایک جگہ، پھر جن صحابہ کرام کا نام "با" سے شروع ہوتا ہو، ان کی احادیث ایک جگہ، الیٰ آخرہ

2) سبقت اسلام کے اعتبار سے: یعنی جن صحابہ کرام نے پہلے پہل اسلام قبول کیا، سب سے پہلے ان کی احادیث، پھر عشرہ مبشرہ کی روایات، پھر اصحاب بدر' پھر اہل بیعت رضوان اور پھر ان صحابہ کرام کی روایات ہوں گی جو فتح مکہ کے دن ایمان لائے۔

3۔ شرف نسب کے اعتبار سے: جیسے سب سے پہلے خاندان نبوت بنو ہاشم کی احادیث

لائی جائیں گی، اور ان کے بعد ان کی احادیث لائی جاتی ہیں جو شرف نسب میں زیادہ فضیلت والے ہوں۔

فائدہ نمبر 2: کتب مسانید بہت سی ہیں، چند مشہور کتب یہ ہیں: مسند احمد بن حنبل، مسند ابو بکر بن ابی شیبہ، مسند بزار، مسند عبد بن حمید، مسند ابو داود طیالسی، مسند ابو یعلیٰ اور مسند یعقوب بن شیبہ وغیرہ۔

4۔ مُعْجَمْ

ایسی کتاب جس میں احادیث کو شیوخ واساتذہ کی ترتیب سے لکھا جائے۔

فائدہ نمبر 1: شیوخ کی ترتیب بھی تین لحاظ سے ہو گی:

1-ترتیب وفات کے لحاظ سے۔

2-تقویٰ اور علم کے لحاظ سے۔

3-حروف تہجی کے اعتبار سے۔

فائدہ نمبر 2: معجم میں سب سے مشہور کتاب امام ابو القاسم طبرانی رحمہ اللہ کی المعجم الکبیر، المعجم الاوسط اور المعجم الصغیر ہے۔

5۔ جُزْء

حدیث کی ایسی کتاب جس میں کسی ایک صحابی کی، یا کسی ایک خاص موضوع یا خاص مسئلے پر احادیث جمع کر دی جائیں۔

فائدہ: اجزاء میں مشہور جزء امام بخاری رحمہ اللہ کی "جزء رفع الیدین" ہے اور امام بیہقی رحمہ اللہ کی "کتاب القراءۃ" کے نام سے ایک مجموعہ حدیث جمع فرمایا ہے جس کا شمار بھی جزء میں ہوتا ہے۔

6۔ مُسْتَخْرَج

اس حدیث کے مجموعے کو کہتے ہیں جس کا مولف کسی ایک خاص حدیث کی کتاب کو سامنے رکھ کر، اس کتاب کی احادیث کو اپنی سند سے بیان کرے۔

فائدہ: محدثین نے اس قسم کی کئی کتابیں لکھی ہیں جن میں امام یعقوب بن اسحاق اسفرائینی رحمہ اللہ کی مستخرج ابو عوانہ ہے جسے صحیح ابو عوانہ بھی کہتے ہیں، اس کتاب کو امام اسفرائینی رحمہ اللہ نے صحیح مسلم کی احادیث پر مستخرج کیا ہے، اسی طرح امام اسماعیلی نے صحیح بخاری شریف کی احادیث کو اپنی سند سے بیان کیا ہے اور ان کی اس کتاب کا نام "مستخرج اسماعیلی" ہے۔

7۔ مُسْتَدْرَک

مُسْتَدْرَک حدیث کی اس کتاب کو کہا جاتا ہے جس کا مولف کسی خاص ایک یا دو حدیث کی کتابوں کو سامنے رکھ کر اسی صاحب کتاب کی شرائط پر احادیث درج کرتا ہے جو اُس کتاب کے موضوع میں شامل ہونے سے رہ گئی تھیں، اور پھر اپنی کتاب میں ان احادیث کو الگ کرکے جمع کردیتا ہے۔

فائدہ: اس قسم کی سب سے مشہور کتاب امام حاکم رحمہ اللہ کی مستدرک حاکم ہے، جو انہوں نے بخاری و مسلم پر استدراک کرتے ہوئے تالیف فرمائی ہے۔

8۔ عِلَل

ایسی کتاب جن میں احادیث کے ضعف کی وجوہات کو بیان کیا جائے۔

فائدہ: اس موضوع پر امام ابن جوزی رحمہ اللہ کی "العلل المتناهية" اور امام دارقطنی رحمہ اللہ کی "کتاب العلل" اور امام ابن حاتم رحمہ اللہ کی "علل ابن حاتم" ہے۔

9۔ اَرْبَعین:

اربعین اس مجموعہ حدیث کو کہا جاتا ہے جس میں کسی ایک راوی کی ایک ہی موضوع پر چالیس احادیث کو جمع کیا جائے، یا متعدد راویوں کی مختلف موضوع پر چالیس احادیث کو جمع کیا جائے۔

فائدہ: اس قسم کی کتابوں میں سب سے مشہور کتاب امام نووی رحمہ اللہ کی "اربعین نوویہ" ہے۔

10۔ اَطْرَاف:

اطراف یہ ہے کہ ایک خاص حدیث کی تمام سندیں، یا کئی مخصوص احادیث کی اسانید کو جمع کر دیا، جہاں تمام اسانید ایک جگہ جمع ہو جائیں تو وہاں سے آگے ایک سند نقل کر دی جائے۔

فائدہ:

اس قسم کی کتب میں ابن عساکر رحمہ اللہ کی ”الاشراف علی معرفۃ الاطراف“، حافظ جمال الدین مِزّی رحمہ اللہ کی ”تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف“ اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی ”تحاف المھرۃ باطراف العشرۃ“ وغیرہ ہیں۔

طبقات کتب حدیث

کتب حدیث کے پانچ طبقات ہیں:

پہلا طبقہ

وہ کتب حدیث جن میں صرف صحیح حدیثیں بیان کی گئی ہوں، ان میں کوئی بھی ضعیف روایت ذکر نہ کی گئی ہو، جیسے موطا امام مالک، صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحیح ابن حبان اور صحیح ابن عوانہ وغیرہ۔

دوسرا طبقہ

وہ کتب جن میں احادیث صحیح، حسن اور ضعیف ہر طرح کی ہوں مگر سب مقبول ہوں؛ کیونکہ ضعیف احادیث بھی مرتبہ میں حسن کے قریب ہیں جیسے سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، اور مسند امام احمد وغیرہ۔

تیسرا طبقہ

وہ کتب جن میں ہر قسم کی احادیث جیسے حسن، صالح اور منکر ملی جلی بیان کی جائیں جیسے مسند سعید بن منصور، سنن ابن ماجہ، مسند عبد الرزاق اور مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ وغیرہ۔

چوتھا طبقہ

وہ کتب جن میں ایسی حدیثیں بیان کی جائیں جن پر ضعف کا حکم لگایا گیا ہو جیسے حکیم ترمذی رحمہ اللہ کی نوادر الاصول اور امام ابن عدی رحمہ اللہ کی الکامل وغیرہ۔

پانچواں طبقہ

وہ کتب احادیث جن میں صرف موضوع روایات جمع کی گئی ہوں۔ جیسے علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ کی موضوعات اور ملا علی قاری رحمہ اللہ کی الموضوعات الکبر ہے۔

فائدہ نمبر 1:

علماء محققین، محدثین اور ناقدین کا ایسی کتابیں لکھنا جن میں صرف احادیثِ موضوعہ ہوں، اس کا مقصد یہ ہے کہ عام لوگ ان من گھڑت روایات سے باخبر ہو کر دھوکہ میں آنے سے بچ سکیں۔

فائدہ نمبر 2:

پہلے اور دوسرے طبقہ کی کتابوں پر محدثین کا اعتماد ہے، تیسرے طبقہ کی روایات کو صرف حاذق و ناقد لوگ جنہیں راویوں کے حالات اور اسانید کی خرابیاں معلوم ہوں وہ عمل کے لیے منتخب کر سکتے ہیں۔ چوتھے طبقہ کی روایات سے عقائد اور فقہ میں استدلال درست نہیں ہے۔ پانچویں طبقہ کی کتابوں کی روایات من گھڑت ہیں اور ایک قسم کا دین میں بڑا فتنہ ہے جس سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔

القاب محدثین

محدثین کے چند القاب درج ذیل ہیں:

1۔ مسند　　2۔ محدّث　　3۔ حافظ

4۔ حجت　　5۔ حاکم　　6۔ امیر المومنین فی الحدیث

1۔ مسند

لغت میں کہتے ہیں: نسبت کرنے والا، سہارا دینے والا، اور اصطلاح حدیث میں سند کے ساتھ روایت کرنے والے کو کہتے ہیں۔

2۔ محدث

وہ عالم جسے حدیث کے الفاظ و معانی دونوں کا علم ہو، روایات کے عظیم حصے سے واقف ہو، محض الفاظ روایت کا ہی ناقل نہ ہو۔

3۔ حافظ

اکثر محدثین کے نزدیک حافظ اور محدث ایک معنیٰ میں ہیں۔

بعض حضرات کے نزدیک ایسا محدث جس کو کم از کم ایک لاکھ حدیث کا مکمل علم ہو اسے حافظ کہتے ہیں۔

فائدہ: دوسری تعریف کے اعتبار سے حافظ محدث سے فائق ہوتا ہے، حفاظ محدثین بہت بڑی تعداد میں گزرے ہیں۔ جن کے حالات پر ائمہ نے مستقل کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ جیسے تذکرۃ الحفاظ وغیرہ۔

4۔ حجت

جس محدث کو تین لاکھ احادیث کا پورا علم ہو۔

5۔ حاکم

وہ محدث جس کی احادیث سے واقفیت اتنی جامع ہو کہ شاید ہی کوئی حصہ اس کی معلومات سے باہر ہو۔

6۔ امیر المومنین فی الحدیث

اس لقب کا مصداق وہ اہل تحقیق ائمہ قرار دیئے گئے ہیں جو فن کی معلومات میں ان تمام افراد سے فائق ہوں۔ جن کو اس لقب کے علاوہ دیگر القاب کا مصداق قرار دیا گیا ہو حتی کہ وہ سب اس کی طرف رجوع کرنے والے ہوں اور اس کی تحقیقات کو بنظر اطمینان واعتماد دیکھتے ہوں۔ جیسے سفیان ثوری، شعبہ بن حجاج، حماد بن سلمہ، عبد اللہ بن مبارک، احمد بن حنبل، امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہم اللہ اجمعین۔

فائدہ:

عصر حاضر میں حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے ان القاب کی تجدید فرمائی ہے۔ چنانچہ مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

محدث: وہ ہے جو کتب حدیث کے مطالعہ اور درس وتدریس کے ساتھ ہی زیادہ تر اشتغال رکھتا ہو۔

حافظ: ایسا اشتغال رکھنے والا وہ عالم جو فن تحقیقات کے اس مقام پر پہنچ جائے کہ حدیث کو سنتے ہی اس کی معلومات اس کو بتا دیں کہ یہ حدیث صحاح سے ہے یا حسان یا کہ ضعاف میں سے ہے۔ نیز اس کو ایک ہزار سے زائد احادیث محفوظ ہوں۔

حجت: وہ محدث کہلائے گا جو فن کی معلومات وتحقیقات میں اتنا عالی مقام رکھتا ہو کہ وہ کسی حدیث کی تحقیق کی نسبت سے جو کچھ کہہ دے اس کے ہم عصر اس کو تسلیم کر لیں۔

اصول حدیث کی مشہور اور اہم کتب

ذیل میں اصول حدیث پر لکھی جانے والی چند اہم کتب کو ذکر کیا جاتا ہے۔

1. معرفت علوم الحدیث۔ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیسابوری ت 405۔
2. الکفایہ فی علوم الروایۃ، حافظ ابو بکر احمد الخطیب البغدادی ت 463ھ۔
3. علوم الحدیث۔ حافظ ابو عمر وعثمانی الشہروزی المعروف بابن الصلاح ت 463۔
4. التقریر والتسیر لمعرفۃ سنن البشیر والنذیر، امام محی الدین یحییٰ بن زکریا النووی الشافعی ت 676ھ۔
5. تدریب الراوی فی شرح تقریب النووی، علامہ جلال الدین عبد الرحمان السیوطی ت 911ھ۔
6. فتح المغیث فی شرح الفقیہ الحدیث، علامہ محمد بن عبد الرحمان السخاوی ت 902ھ۔
7. شرح نخبۃ الفکر، علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ ت 852ھ۔

اصول حدیث میں احناف کی تصنیفات

حضرات احناف کثر اللہ سوادھم نے اپنے اصول حدیث زیادہ تر اصول فقہ کے "باب السنۃ" میں بیان کیے ہیں، کیونکہ "باب السنۃ" میں جو اصول مذکور ہیں وہی ان کے اصول حدیث ہیں، اس کے باوجود کئی ایک حضرات نے اس اصولوں کو مستقل تصنیف میں بھی ذکر فرمایا ہے۔ ذیل میں ان کی چند تصنیفات کا ذکر کیا جاتا ہے:

1. العالم والمتعلم۔ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ ت150ھ۔
2. کتاب الحجۃ علی اھل المدینۃ ۔امام محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ ت179ھ۔
3. الفصول فی الاصول۔ امام ابو بکر جصاص رازی رحمہ اللہ ت310ھ۔
4. شرح نخبۃ الفکر۔ امام علی بن سلطان الھروی المعروف ملا علی قاری رحمہ اللہ ت1014ھ۔
5. کوثر النبی۔ مولنا عبد العزیز پرہاڑوی رحمہ اللہ ت1239ھ۔
6. مقدمہ فتح الملہم۔ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ ت1369ھ۔
7. قواعد فی علوم الحدیث۔ مولنا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ ت1394۔

مشق نمبر 3

خالی جگہ پر کریں:

1۔ باعتبار منتہی کے خبرِ واحد کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ قسمیں ہیں۔

2۔ وہ حدیث جس میں صحابی رضی اللہ عنہ کے قول، فعل یا تقریر کا ذکر ہو وہ ۔۔۔۔۔۔۔ کہلاتی ہے۔

3۔ وہ حدیث جس کی سند یا متن میں ایسا اختلاف واقع ہو کہ اس میں ترجیح یا تطبیق نہ ہو سکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہلاتی ہے۔

4۔ سقوط وعدم سقوط راوی کے اعتبار سے خبرِ واحد کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اقسام ہیں۔

5۔ وہ حدیث جس کے راوی کی یہ عادت ہو کہ وہ اپنے شیخ یا شیخ کے شیخ کا نام چھپا لیتا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ کہلاتی ہے۔

6۔ ایسی کتاب جن میں احادیث کے ضعف کی وجوہات کو بیان کیا جائے۔۔۔۔۔ کہلاتی ہے۔

7۔ اربعین اس مجموعہ حدیث کو کہا جاتا ہے جس میں کسی ایک راوی کی ایک ہی موضوع پر۔۔۔۔۔۔۔۔ احادیث کو جمع کیا جائے۔

8۔ کتب حدیث کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ طبقات ہیں۔

9۔ جس محدث کو تین لاکھ احادیث کا علم ہو۔۔۔۔۔۔۔ کہلاتا ہے۔

10۔ قواعد فی علوم الحدیث۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تصنیف ہے۔

درست جواب کی نشاندہی کریں:

1۔ وہ حدیث کیا کہلاتی ہے جس کے راوی ہر زمانہ میں تین سے کم کہیں نہ ہوں۔

مشہور   عزیز   غریب

2۔ صفاتِ رُوَاۃ کے اعتبار سے خبر واحد کی کتنی قسمیں ہیں؟

10 16 20

3۔ وہ حدیث جس کے راوی پہ جھوٹا ہونے کی تہمت ہو یا وہ روایت قواعد معلومہ فی الدین کے مخالف ہو، کہلاتی ہے۔

مرسل متروک ضعیف

4۔ وہ حدیث جس کا راوی خود ثقہ ہو مگر ایک ایسی جماعت ثقہ کی مخالفت کرتا ہو جو اس سے زیادہ ثقہ ہیں۔ کہلاتی ہے۔

شاذ محفوظ منکر

5۔ خبر واحد صِیَغ کے اعتبار سے کتنی قسم پر ہے؟

2 3 5

6۔ ایسی کتاب جس میں احادیث کو شیوخ واساتذہ کی ترتیب سے لکھا جائے۔ کیا کہلاتی ہے؟

مسند معجم جزء

7۔ کتب حدیث کی مشہور کتنی اقسام ہیں؟

10 12 15

8۔ صحاح ستہ میں کتنی کتابیں سنن ہیں۔

2 3 4

9۔ امام بیہقی رحمہ اللہ کی "کتاب القراءۃ" کا شمار کون سی کتب میں ہوتا ہے؟

سنن معجم جزء

10۔ ایسا محدث جس کو کم از کم ایک لاکھ حدیث کا مکمل علم ہو اسے۔۔۔۔۔ کہتے ہیں۔

حجت حافظ حاکم

مختصر جواب لکھیں:

1۔ حَدَّثَنِیْ اور اَخْبَرَنِیْ میں فرق تحریر کریں۔

2۔ اصول حدیث میں احناف کی کوئی سی دو تصنیفات لکھیں۔

3۔ حدیث مقطوع اور منقطع میں فرق لکھیں۔

4۔ حدیث معضل کی تعریف کریں۔

5۔ کوثر النبی کے مصنف کون ہیں؟

6۔ حدیث مرسل کی تعریف کریں۔

7۔ جامع کتاب کسے کہتے ہیں؟

8۔ حدیث صحیح لغیرہ کی تعریف کریں۔

9۔ کتب مسانید میں سے تین مشہور مسانید کا نام لکھیں۔

10۔ خبر متواتر کی تعریف کریں۔